اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

كراماتِ عثمانِ غنی

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رِسالہ (32 صفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے

اِن شاءَ اللہ عزوجل آپ کا دل عظمتِ صَحابہ سے لبریز ہو جائیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوّرہ ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرُودشریف** پڑھے ہوں گے۔ (فردوسُ الاخبار ج ٥ ص ٣٧٥ حدیث ٨٢١٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

۱؎ یہ بیان امیرِ اہلسنّت حضرتِ علاّمہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ) کراچی میں ہونے والے (٢٠ ذوالحجۃُ الحرام ١٤٢٩ھ۔2008ء کے) سنّتوں بھرے اجتماع میں فرمایا جو ضرورتاً ترمیم کے ساتھ طبع کیا گیا۔ ۔مجلس مکتبۃ المدینہ

پُراسرار معذور

حضرتِ سیِّدُنا ابُو قِلابَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے مُلک شام کی سرزمین میں ایک آدمی دیکھا جو بار بار یہ صدا لگا رہا تھا: ''ہائے افسوس! میرے لئے جہنَّم ہے۔'' میں اُٹھ کر اس کے پاس گیا تو یہ دیکھ کر حیران رَہ گیا کہ اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہیں، دونوں آنکھوں سے اندھا ہے اور مُنہ کے بل زمین پر اَوندھا پڑا ہوا بار بار یہی کہے جا رہا ہے کہ ''ہائے افسوس! میرے لئے جہنَّم ہے۔'' میں نے اس سے پوچھا کہ اے آدمی! کیوں اور کس بِناء پر تُو یہ کہہ رہا ہے؟ یہ سُن کر اس نے کہا: اے شخص! میرا حال نہ پوچھ، میں ان بدنصیبوں میں سے ہوں جو امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کے لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں داخِل ہو گئے تھے، میں جب تلوار لے کر قریب پہنچا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھے زور زور سے ڈانٹنے لگیں تو میں نے غصّے میں آکر بی بی صاحِبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تَھپّڑ مار دیا! یہ دیکھ کر امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تڑپ کر یہ دعا مانگی:

"اللہ تعالیٰ تیرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹے، تجھے اندھا کرے اور تجھ کو جہنَّم میں جھونک دے۔" اے شخص! امیرُ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پُر جلال چہرے کو دیکھ کر اور ان کی اس قاہرانہ دعا کو سن کر میرے بدن کا ایک ایک رُونگٹا کھڑا ہو گیا اور میں خوف سے کانپتا ہوا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ میں **امیرُ المؤمنین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کی چار دُعاؤں میں سے تین کی زَد میں تو آچکا ہوں**، تم دیکھ ہی رہے ہو کہ میرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹ چکے اور آنکھیں بھی اندھی ہو چکیں، آہ! اب صِرف چوتھی دعا یعنی میرا جہنَّم میں داخِل ہونا باقی رہ گیا ہے۔

(الرّیاض النضرۃ فی مناقِب العَشرۃ، الجُزء ۳ ص ۴۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حضرتِ عثمان کا دشمن ذلیل و خوار ہے
آخرت میں بھی عذابِ نار کا حقدار ہے

کُنیَت و اَلقاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 18 ذُوالحِجَّۃُ الحرام 35 سنِ ہجری کو **اللہُ** غنی کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جلیلُ

القدر صَحابی عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت مظلومیّت کے ساتھ شہید کئے گئے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خُلَفائے راشِدین (یعنی حضرت سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق،حضرت سیِّدُنا عمر فاروق، حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی، حضرت سیِّدُنا علی المرتضی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) میں تیسرے خلیفہ ہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کُنیت ''ابوعَمرو'' اور لقب ''ذُوالنُّورَین'' (دو نور والے) ہے، کیونکہ اللہُ غفور عَزَّوَجَلَّ کے نور، آقا حضور، شافِعِ یومُ النُّشور، شاہِ غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اپنی دو شہزادیاں یکے بعد دِیگرے حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دِی تھیں۔

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا
ہومبارَک تم کو ذُوالنُّورَین جوڑا نور کا (حدائقِ بخشش شریف)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آغازِ اسلام ہی میں قبولِ اسلام کرلیا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''صَاحِبُ الْھِجْرَتَیْن'' (یعنی دو ہجرتوں والے) کہا جاتا ہے کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے حَبشہ اور پھر مدینۃُ الْمنوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً کی طرف ہجرت فرمائی۔

دو بار جنّت خریدی

امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شانِ والا بہُت بُلند و بالا ہے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی مبارک زندگی میں نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت، مالکِ جنّت، تاجدارِ نبُوّت، شہَنشاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دو مرتبہ **جنّت** خریدی، ایک مرتبہ ''بیرِ رُومہ'' یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وَقف کر کے اور دُوسری بار ''جَیشِ عُسرَت'' کے موقع پر۔ چُنانچہ سُنَنِ تِرمِذی میں ہے: حضرتِ سیِّدُ نا عبدُ الرحمٰن بن خَبّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے: کہ میں بارگاہِ نبَوی علیٰ صاحِبِہا الصّلٰوۃ وَالسَّلام میں حاضِر تھا اور **حُضورِ اکرم**، نورِ مُجسَّم، رسولِ محترم، رَحمتِ عالَم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم، سراپا جُودوکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان کو ''جَیشِ عُسرَت'' (یعنی غَزوۂ تبوک) کی تیّاری کیلئے ترغیب ارشاد فرمارہے تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نا **عُثمان بن عفّان** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُٹھ کر عرض کی: **یا رسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پالان اور دیگر مُتعَلِّقہ سامان سَمیت **۱۰۰ سَو اُونٹ** میرے ذِمّے ہیں۔

حُضورِ سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے پھر تَرغیباً فرمایا۔تو حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ دوبارہ کھڑے ہوئے اورعرض کی: **یا رسولَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! **میں تمام سامان سَمیت دوسو ۲۰۰ اُونٹ** حاضِر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ دو۲ جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے پھر تَرغیباً ارشاد فرمایا تو حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: **یا رسولَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **میں مع سامان تین سو ۳۰۰ اُونٹ** اپنے ذمّے قَبول کرتا ہوں۔

راوی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حُضورِ انور، مدینے کے تاجور، شافِعِ مَحشر، باِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ سن کر مِنبرِ مُنوَّر سے نیچے تشریف لاکر دو مرتبہ فرمایا: ''آج سے **عثمان** (رضی اللہ تعالٰی عنہ) جو کچھ کرے اس پر مُواخَذَہ (یعنی پوچھ گچھ) نہیں۔''

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۵ ص۳۹۱ حدیث ۳۷۲۰ دارالفکر بیروت)

اِمامَ الاَسخِیاء! کردو عطا جذبہ سخاوت کا!
نکل جائے ہمارے دل سے حُبِّ دولتِ فانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

950 اُونٹ اور 50 گھوڑے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل دیکھا گیا ہے بعض حضرات دوسروں کی دیکھا دیکھی جذبات میں آ کر چندہ لکھوا دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے حتّٰی کہ بعض تو دیتے بھی نہیں! مگر قربان جایئے محبوبِ مصطَفٰے ،سیِّدُ الاَسخیاء ،عثمانِ باحیا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وَرضی اللہ تعالٰی عنہ کے جُودوسخا پر کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے اعلان سے بہُت زیادہ چندہ پیش کیا چُنانچِہ مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الامّت ،حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تو ان کا اعلان تھا مگر حاضِر کرنے کے وَقت آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے 950 اُونٹ ، 50 گھوڑے اور 1000 اشرفیاں پیش کیں۔ پھر بعد میں 10 ہزار اشرفیاں اور پیش کیں۔ (مفتی صاحب

مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی بار میں ایک 100 کا اعلان کیا، دُوسری بار 100 اونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری باراور 300 کا کل 600 اُونٹ (پیش کرنے) کا اعلان فرمایا۔ (مراۃ المناجیح ج۸ص ۳۹۵)

مجھے گر مل گیا بحرِ سخا کا ایک بھی قطرہ
مِرے آگے زمانے بھر کی ہو گی ہیچ سلطانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اُمُورِ خیر کیلئے چندہ کرنا سنّت ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض نادان دینی کاموں کے لئے چندہ کرنے کو بُرا جانتے اوراس سے روکتے ہیں، یادرکھئے! بلا وجہِ شرعی اس کارِ خیر سے روکنے کی شرعاً مُمانَعت ہے چُنانچِہ فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 127 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ایک سُوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ''اُمُورِ خیر کے لیے مسلمانوں سے اس طرح چندہ کرنا بدعت نہیں بلکہ سنّت سے ثابت ہے جولوگ اس سے روکتے

ہیں (وہ) مَنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ ﴿۱۲﴾ (ترجَمۂ کنز الایمان بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار (پ ۲۹، القلم ۱۲) میں داخل ہوتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا جَریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کچھ (حضرات) بَرَہْنہ پا، بَرَہْنہ بدن، صرف ایک کملی کفنی کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے خدمتِ اقدسِ حضورِ پُرنور، سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئے، حُضُورِ پُرنور، رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اُن کی مُحتاجی (یعنی غربت) دیکھی، چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اذان کا حکم دِیا، بعدِ نماز خُطبہ فرمایا، بعدِ تلاوتِ آیاتِ مبارَکہ ارشاد کیا: ''کوئی شخص اپنی اشرفی سے صَدَقہ کرے، کوئی روپے سے، کوئی کپڑے سے، کوئی اپنے قلیل (تھوڑے) گیہوں سے، کوئی اپنے تھوڑے چُھوہاروں سے، یہاں تک فرمایا: اگرچہ آدھا چُھوہارا۔'' اِس ارشادِ گرامی (یعنی چندہ دینے کی ترغیب) کو سُن کر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اُٹھالائے جس کے اُٹھانے میں اُن کے ہاتھ تھک گئے، پھر لوگ پے دَر پے صَدَقات لانے لگے، یہاں تک کہ دو انبار (2ڈھیر) کھانے اور کپڑے کے ہو گئے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ

رسولُ اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرۂ انور خوشی کے باعث کُندَن (یعنی خالص سونے) کی طرح دَمکنے لگا اور ارشاد فرمایا: ''جو شخص اسلام میں کوئی اچّھی راہ نکالے اُس کے لئے اُس کا ثواب ہے اور اُس کے بعد جتنے لوگ اُس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اُس (اچھی راہ نکالنے والے) کیلئے ہے بِغیر اس کے کہ اُن (عمل کرنے والوں) کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔'' (صحیح مُسلِم ص۵۰۸ حدیث ۱۰۱۷ دارابن حزم بیروت) چندے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی 107 صفحات پر مشتمل کتاب ''چندے کے بارے میں سوال جواب'' کا مطالعہ کیجیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عثمانِ غنی پر کرم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکّے مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جامعُ القرآن، حضرت سیِّدُنا عثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کس قدر مہربان تھے، اس ضمن میں ایک واقِعہ مُلاحظہ فرمایئے چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

جن دِنوں باغیوں نے حضرتِ سیِّدُ نا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکانِ رَفیعُ الشّان کامُحاصَرہ کیا ہوا تھا، اُن کے گھر میں پانی کی ایک بوند تک نہیں جانے دی جارہی تھی اور حضرتِ سیّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیاس کی شِدّت سے تڑپتے رہتے تھے۔میں ملاقات کے لیے حاضِر ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس دن روزہ دار تھے۔ مجھ کو دیکھ کر فرمایا: اے عبداللہ بن سلام (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! میں نے آج رات تاجدارِ دو جہان، رَحمت عالمیان، مدینے کے سلطان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو اس روشن دان میں دیکھا۔ سلطانِ زمانہ، رسولِ یگانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِنتہائی مُشفِقانہ لہجے میں اِرشاد فرمایا: ''اے عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! ان لوگوں نے پانی بند کر کے تمہیں پیاس سے بے قرار کر دیا ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو فوراً ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ڈَول میری طرف لٹکا دیا جو پانی سے بھرا ہوا تھا، میں اُس سے سیراب ہوا اور اب اِس وَقت بھی اُس پانی کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں اور دونوں کندھوں کے درمیان محسوس کر رہا ہوں۔ پھر حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، شافِعِ اُمم، سراپا جودُ وکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

مجھ سے فرمایا: ''اے عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! اگر تمہاری خواہش ہو تو ان لوگوں کے مقابلے میں تمہاری امداد کروں اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس آکر روزہ افطار کرو''۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربارِ پُر انوار میں حاضر ہوکر روزہ افطار کرنا مجھے زیادہ عزیز ہے۔ حضرت سیّدُنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بعد رخصت ہوکر چلا آیا اور اُسی روز باغیوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کردیا۔

(کتابُ المنامات مع موسوعۃالامام ابن ابی الدنیا ج۳ ص۷۴ رقم ۱۰۹ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی علیہ رحمۃ اللہِ القوی نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ علّامہ ابنِ باطِیش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (مُتَوَفّٰی 655ھ) اس سے یہی سمجھتے ہیں کہ (سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار والا) یہ واقعہ خواب میں نہیں بلکہ بیداری کی حالت میں پیش آیا۔

(جامع کرامات الاولیاء ج۱ ص۱۵۱، مرکز اھل سنت برکات رضا، الھند)

کئی دن تک رہے محصُور ان پر بند تھا پانی
شہادت حضرتِ عثمان کی بے شک ہے لا ثانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خون ریزی نا منظور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا حضرت سیّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بے مثال صبر وتحمّل کہ جامِ شہادت تو نوش فرمایا مگر مدینۃ المنوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا میں مسلمانوں کے خون کا بہنا پسند نہ فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکانِ عالیشان کا مُحاصَرہ ہوا اور پانی بند کر دیا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جاں نثار دولت خانے پر حاضر ہوئے اور بلوائیوں سے مقابلے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دینے سے انکار فرما دیا۔ اور جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ہتھیاروں سے لیس ہو کر اجازت کے لئے حاضر ہوئے تو فرمایا: ''اگر تم لوگ میری خوشنودی چاہتے ہو تو ہتھیار کھول دو اور سُنو! تم میں سے جو بھی غلام ہتھیار کھول دے گا میں نے اُس کو آزاد کیا۔ اللہ عزوجل کی قسم! خون ریزی سے پہلے میرا قتل ہو جانا مجھے زیادہ محبوب ہے بمقابلہ اِس کے کہ میں خون ریزی کے بعد قتل کیا جاؤں یعنی میری شہادت لکھ دی گئی ہے اور نبیِّ غیب دان، رسولِ ذِیشان، محبوبِ رحمٰن عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے اس کی بشارت دے دی ہے۔ حضرتِ سیّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

اپنے غلاموں سے فرمایا: ''اگر تم نے جنگ کی پھر بھی میری شہادت نہیں ٹلے گی۔''

(تحفۂ اثنا عشریہ مترجم، ص٦٢٦ باب المدینہ کراچی)

جو دل کو ضِیاء دے جو مقدّر کو جِلا دے
وہ جلوۂ دیدار ہے عثمانِ غنی کا

حَسَنَینِ کریمین نے پہرہ دیا

مولائے کائنات، مولا مشکلکشا، شیرِ خدا، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم حضرتِ سیِّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ حالات کی نازُکی دیکھ کر آپ نے اپنے دونوں شہزادوں حسنین کریمین یعنی امامِ حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا: ''تم دونوں اپنی اپنی تلواریں لے کر حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر جاؤ اور پہرہ دو۔ قضائے الٰہی عزوجل جب غالب آئی اور حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی تو مولائے کائنات، مولا مشکلکشا، شیرِ خدا، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو سخت صدمہ ہوا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (ترجَمۂ کنز الایمان: ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا۔ (پ ٢، البقرہ ١٥٦) پڑھا۔

صَحابہ آپس میں مہربان تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا شہادتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ پر مولائے کائنات، مولا مشکلکشا، شیرِ خدا، **علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم** کو بے حد صدمہ ہوا تھا، لاریب (یعنی بے شک) سب صَحابۂ کرام علیہم الرضوان آپس میں رحیم وکریم تھے، ان سب کی آپس میں **مَحبَّت و مَوَدَّت** (یعنی الفت) تھی، چُنانچہ پارہ 26، سورۃُ الفتح آیت 29 میں ارشاد ہوتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ

ترجمۂ کنزالایمان: **محمد اللہ** کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل، تُو انہیں دیکھے گا رُکوع کرتے سجدے میں گرتے، **اللہ** کا فضل و رِضا چاہتے، ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علاّمہ مولانا مفتی سیّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اپنی تفسیر ''**خزائنُ العِرفان**'' میں اِس آیتِ مبارَکہ کے حصّے **رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ** یعنی ''اور آپس میں نرم دِل'' کے تحت لکھتے ہیں: ''ایک دوسرے پر مَحبَّت ومہربانی کرنے والے، ایسی کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ مَحبَّت اِس حد تک پہنچ گئی کہ جب ایک مومن دُوسرے کو دیکھے تو فرطِ محبّت سے مُصافحہ ومُعانَقہ کرے۔ (خزائنُ العرفان ص۹۲۶)

خدا بھی اور نبی بھی خود علی بھی اُس سے ہیں ناراض
عدُو اُن کا اُٹھائے گا قِیامت میں پریشانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گستاخ بندر بن گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے بُغض وعداوت رکھنا دارَین (یعنی دُنیا وآخرت) میں نقصان وخُسران کا سبب ہے چُنانچِہ **حضرتِ سیِّدُنا نورُالدّین عبد الرحمٰن جامی** قُدِّسَ سرُّہُ السّامی اپنی مشہور کتاب **شَواهِدُ النُّبُوَّة** میں نقل کرتے ہیں **3 اَفراد** یَمَن کے سفر پر نکلے ان میں ایک کُوفی (یعنی

کوفے کا رہنے والا) تھا جو شیخینِ کریمین (حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا گستاخ تھا، اُسے سمجھایا گیا لیکن وہ باز نہ آیا۔ جب یہ تینوں یمن کے قریب پہنچے تو ایک جگہ قیام کیا اور سو گئے۔ جب کُوچ کا وقت آیا تو ان میں سے اٹھ کر دو نے وضو کیا اور پھر اُس گستاخ کُوفی کو جگایا۔ وہ اُٹھ کر کہنے لگا: افسوس! میں تم سے اِس منزل میں پیچھے رہ گیا ہوں تم نے مجھے عین اُس وقت جگایا جب شَہَنْشاہِ عجم و عرب، محبوبِ ربّ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم میرے سرہانے تشریف فرما ہو کر ارشاد کر رہے تھے: ''اے فاسق! اللہ عزوجل فاسِق کو ذلیل و خوار کرتا ہے، اِسی سفر میں تیری شکل بدل جائے گی۔'' **جب وہ گستاخ** اُٹھ کر وضو کے لیے بیٹھا تو اُس کے پاؤں کی اُنگلیاں مَسخ ہونا (بگڑنا) شروع ہو گئیں، پھر اُس کے دونوں پاؤں بندر کے پاؤں کے مُشابہ ہو گئے، پھر گُھٹنوں تک بندر کی طرح ہو گیا، **یہاں تک کہ اس کا سارا بدن بندر کی طرح بن گیا۔** اُس کے رُفقاء نے اُس بندر نُما گستاخ کو پکڑ کر اونٹ کے پالان کے ساتھ باندھ دیا اور اپنی منزِل کی طرف چل دیے۔ غروبِ آفتاب کے وقت وہ ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کچھ **بندر** جمع

تھے، جب اُس نے اُن کو دیکھا تو مُضطرِب (یعنی بے تاب) ہو کر رسّی چُھڑائی اور اُن میں جاملا۔ پھر سبھی بندر اِن دونوں کے قریب آئے تو یہ خائف (یعنی خوفزدہ) ہو گئے مگر انہوں نے ان کو کوئی اذیّت نہ دی اور وہ **بندر** نما گستاخ ان دونوں کے پاس بیٹھ گیا اور انہیں دیکھ دیکھ کر آنسو بہاتا رہا۔ ایک گھنٹے کے بعد جب **بندر** واپَس گئے تو وہ بھی اُن کے ساتھ ہی چلا گیا۔ (شَواھِدُ النُّبُوَّۃ ص۲۰۳)

ہم اُن کی یاد میں دھومیں مچائیں گے قیامت تک
پڑے ہو جائیں جل کے خاک سب اعدائے عثمانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا! شَیخَینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا گستاخ بندر بن گیا۔ کسی کسی کو اس طرح دُنیا میں بھی سزا دے کر لوگوں کے لیے عبرت کا نُمُونہ بنا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ ڈریں، گناہوں اور گستاخیوں سے باز آئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو صحابۂ کرام و راہلبیتِ عِظام علیہم الرضوان سے مَحبّت کرنے والوں میں رکھے۔

ہم کو اصحابِ نبی سے پیار ہے ان شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے
ہم کو اہلبیت سے بھی پیار ہے ان شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بے اَدَبی کی سزا

حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجدُالنَّبوِیِّ الشَّریف علٰی صاحِبِھا الصَّلوٰۃ وَالسَّلام کے اندر منبرِ منور پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اچانک ایک بدنصیب اور خبیثُ النَّفس انسان جس کا نام ''جہجاہ غِفاری'' تھا کھڑا ہو گیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک سے عصا شریف چھین کر توڑ ڈالا! خدائے قہّار وجبّار جل جلالہٗ نے اِس بے اَدَبی پر اُس گستاخ کو یہ سزا دی کہ اُس کے ہاتھ میں مرضِ آکِلَہ ہو گیا اور وہ یہ سزا پا کر ایک سال کے اندر ہی مر گیا۔(دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ لابِی نعیم ج۲ ص۱٤٥ رقم ٥١٣) مرض آکلہ ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کے گوشت پوست کو مُتأَثِّر کرتی ہے اور جسم سے گوشت خود بخود جدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

جس آئینے میں نورِ الٰہی نظر آئے
وہ آئینہ رُخسار ہے عثمانِ غنی کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بد نگاہی کا معلوم ہو گیا

حضرتِ علاّمہ تاجُ الدّین سُبکی علیہ رحمۃ اللہِ القوی اپنی کتاب ''طبقات'' میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے سرِ راہ کسی عورت کو غلط نگاہوں سے دیکھا پھر جب وہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ باعظمت میں حاضِر ہوا تو حضرتِ امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت ہی پُر جلال لہجے میں فرمایا: تم لوگ ایسی حالت میں میرے سامنے آتے ہو کہ تمہاری آنکھوں میں زِنا کے اثرات ہوتے ہیں! اُس شخص نے جل بُھن کر کہا کہ کیا رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر وحی اُترنے لگی ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ میری آنکھوں میں زِنا کے اثرات ہیں؟

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر وحی تو نازل نہیں ہوتی لیکن میں نے جو کچھ کہا بالکل سچی بات ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ربِّ عزت عزوجل نے مجھے ایسی فِراست (نورانی بصیرت) عطا فرمائی ہے جس سے میں لوگوں کے دِلوں کے حالات وخیالات جان لیتا ہوں۔''

(حجۃ اللّٰہ علی العالمین ص ۶۱۳ مرکز اھل سنت برکات رضا، ھند، الرّیاض النضرۃ الجُزء ۳ ص ۴۰)

آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہلِ بصیرت اور صاحبِ باطن تھے لہٰذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی نگاہِ کرامت سے اُس شخص کی آنکھوں سے کی جانے والی معصیت مُلاحَظہ فرمالی اور اُس کی آنکھوں کو زِنا کار قرار دیا۔ بے شک اَجنبیہ یعنی نامحرمہ کہ جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو اُس کی طرف بِلا اجازتِ شرعی نظر کرنا بہُت بڑی جُرأَت ہے۔ منقول ہے: **''جو شخص شہوت سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔''** (الھِدایۃ الجزء الرابع ص۳٦۸ داراحیاء التراث العربی بیروت)

مختلف اعضا کا زنا

مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ ربِّ غفّار عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''آنکھوں کا زِنا دیکھنا، کانوں کا زِنا سُننا، زبان کا زِنا بولنا، ہاتھوں کا زِنا پکڑنا اور پاؤں کا زنا جانا ہے۔'' (صَحِیح مُسلِم ص۱٤۲۸ حدیث ۲۱۔ (۲٦۵۷)) مُحقّق عَلَی الِاطلاق ، خاتِمُ المُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحق

مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی اِس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں آنکھوں کا زِنا بدنگاہی، کانوں کا زِنا حرام وفحش باتوں کا سننا، زَبان کا زِنا حرام و بے حیائی کی گفتگو، (ہاتھوں کا زِنا مثلاً کسی اجنبی عورت کو چھونا) اور پاؤں کا زِنا بُرے کام کی طرف جانا ہے۔

(اشعۃ اللّمعات ج۱ ص ۱۰۰ ـ ۱۰۱)

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

بدنگاہی سے بچنا بے حد ضَروری ہے ورنہ خدا کی قسم! عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ منقول ہے: ''جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قِیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔'' (مُکاشَفَةُ الْقُلُوب، ص ۱۰)

آگ کی سَلائی

فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں، نامحرموں اور اَمردوں کے ساتھ بدنگاہی کرنے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے، سنو! سنو! حضرتِ سیِّدُنا علّامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقْل کرتے ہیں: عورت کے مَحاسِن (یعنی حُسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے زَہر میں بُجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قِیامت **آگ کی سَلائی** پھیری جائیگی۔ (بحر الدُّمُوع، ص ۱۷۱)

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر سومرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

نظر دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آنکھوں کی حفاظت کی ہر دم ترکیب رکھئے، ان کو آزاد مت چھوڑیئے ورنہ یہ ہلاکت کے گہرے غار میں جھونک دینگی چُنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: ''اپنی نظر کی حفاظت کرو کیونکہ یہ دِل میں شہوت کا بیج بوتی ہے اور فتنے کے لیے یہی کافی ہے۔'' (تلخیص از احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۲۶) **نبی ابنِ نبی** حضرت سیِّدُ نا یحیٰی بن زکریا علیہما الصلوۃ والسلام سے پوچھا گیا زِنا کی ابتداء کیا ہے فرمایا: ''دیکھنا اور خواہش کرنا''۔ (اَیضاً)

پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر آیت نمبر 30 میں **اللہ** ربُّ العِباد کا ارشادِ عافیت بنیاد ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے، بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔

کرامت کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا امیر المومنین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **صاحبِ کرامت** تھے، جبھی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس شخص کو بدنگاہی پر تنبیہ فرمائی۔ **کرامت** کیا ہے؟ اِس بارے میں بلکہ ارہاص، مَعُونَت، اِستِدراج اور اِہانت کی بھی **تعریفات** سمجھ لیجئے چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** حصہ پہلا جلد اوّل صَفْحَہ 58 پر لکھا ہے: ''نبی سے جو بات خلافِ عادت قبلِ نُبُوّت ظاہر ہو، اُس کو **اِرہاص** کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو، اس کو **کرامت** کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادر ہو، اُسے **مَعُونَت** کہتے ہیں اور بیباک فجّار یا کُفّار سے جو اُن کے موافِق ظاہر ہو، اُس کو **اِستِدراج** کہتے ہیں اور اُن کے خلاف ظاہر ہو تو **اِہانت** ہے۔

عُلوئے شان کا کیوں کر بیاں ہو اے مرے پیارے
حیا کرتی ہے تیری تو شہا مخلوقِ نورانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے مَدفن کی خبر دیدی!

حضرتِ سیِّدُنا امام مالک علیہ رحمۃ اللہِ الملک فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ مدینۃُ المنوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیماً کے قبرِستان جنَّتُ البقیع کے اُس حصّے میں تشریف لے گئے۔ جو ''حش کوکب'' کہلاتا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں کھڑے ہوکر ایک جگہ پر یہ فرمایا: ''عنقریب یہاں ایک شخص دفن کیا جائے گا۔'' چُنانچِہ اس کے تھوڑے ہی عرصے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوگئی۔ اور باغیوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازۂ مبارکہ کے ساتھ اس قدر اُودھم بازی کی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ روضۂ منوّرہ کے قریب دفن کیا جاسکا نہ جنَّتُ البقیع کے اُس حصّے میں مدفون کئے جاسکے جو کِبار صَحابہ (علیہم الرضوان) کا قبرستان تھا بلکہ سب سے دُور الگ تھلگ ''حَشِّ کَوکَب'' میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سپردِ خاک کئے گئے۔ جہاں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ اُس وقت تک وہاں کوئی قبر ہی نہ تھی۔

(الرّیاض النضرۃ فی مناقِب العَشرۃ، الجُزء ۳ ص ۴۱)

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا ‏ ‏ ‏ محبوبِ خدا یار ہے عثمانِ غنی کا

شہادت کے بعد غیبی آواز

حضرتِ سیّدُنا عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے: حضرتِ امیر المومنین عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دن میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ کوئی شخص بُلند آواز سے کہہ رہا ہے: اَبْشِرِ ابْنَ عَفَّانَ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّبِرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ اَبْشِرِ ابْنَ عَفَّانَ بِغُفْرَانَ وَرِضْوَان (یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راحت اور خوشبو کی خوش خبری دو اور ناراض نہ ہونے والے رب عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کی خبرِ فرحت اثر دو اور خدا عَزَّوَجَلَّ کے غُفران و رِضوان (یعنی بخشش و رضا) کی بھی بشارت دو)

حضرت سیّدُنا عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس آواز کو سن کر اِدھر اُدھر نظر دوڑانے لگا اور پیچھے مڑ کر بھی دیکھا مگر مجھے کوئی شخص نظر نہیں آیا۔

(شَواھِدُ النُّبُوَّۃ، ص ۲۰۹)

اللّٰہُ غنی حد نہیں انعام و عطا کی ۔۔۔ وہ فیض پہ دربار ہے عثمانِ غنی کا

مَدفن میں فرشتوں کا ھُجُوم

روایت ہے کہ باغیوں کی ہُلڑ بازیوں کے سبب تین دن تک آپ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین نہ ہو سکی، پھر چند جاں نثار رات کی تاریکی میں جنازۂ مبارَکہ اُٹھا کر جنّتُ البقیع پہنچے۔ ابھی قبر شریف کھود رہے تھے کہ اچانک سُواروں کی ایک بَہُت بڑی تعداد جنّتُ البقیع میں داخِل ہوئی اِن کو دیکھ کر یہ حضرات خوفزدہ ہو گئے۔ سُواروں نے باآوازِ بلند کہا: آپ حضرات بالکل نہ ڈریئے ہم بھی ان کی تدفین میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ یہ آواز سن کر لوگوں کا خوف دُور ہو گیا اور اطمینان کے ساتھ حضرتِ سیِّدنا عثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین کی گئی۔ قبرستان سے لوٹ کر ان صحابیوں (علیہم الرضوان) نے قسم کھا کر لوگوں سے کہا کہ یقیناً یہ فرشتوں کا گروہ تھا۔ (شَواھِدُ النُّبُوَّۃ، ص۲۰۹)

رُک جائیں مِرے کام حسؔن ہو نہیں سکتا فیضان مدد گار ہے عثمانِ غنی کا

گستاخ کو درندے نے پھاڑ ڈالا

منقول ہے کہ حاجیوں کا ایک قافِلہ مدینۃُ المنوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیماً وَ تکرِیماً پہنچا۔ تمام اہلِ قافلہ حضرت امیر المومنین سیِّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ پُر انوار کی زیارت کے لئے گئے لیکن ایک گستاخ توہین واِہانت کے

طور پر زیارت کے لئے نہیں گیا اور یوں بہانہ بنایا کہ مزار بہُت دُور ہے۔ قافِلہ جب اپنے وطن کو واپس آرہا تھا تو راستے میں **ایک خوفناک دَرِندہ غُرّاتا ہوا اس گستاخ پر حملہ آور ہوا اور اُس نے اسے چِیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا!** یہ لرزہ خیز منظر دیکھ کر تمام اہلِ قافِلہ نے بیک زبان کہا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی گستاخی کا انجام ہے۔ (شَواهِدُ النُّبُوَّة، ص ۲۱۰)

بیمار ہے جس کو نہیں آزارِ محبت　　اچھا ہے جو بیمار ہے عثمانِ غنی کا

صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مَدَنی آپریشن فرمایا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کتنے بُلند پایہ صحابی ہیں۔ یہاں کوئی یہ نہ سمجھے کہ صرف مزارِ پُر انوار کے دیدار کیلئے نہ جانے کی وجہ سے وہ شخص ہلاک ہوا۔ بلکہ بات یہ تھی کہ وہ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا گستاخ تھا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے دل میں دشمنی رکھنے کی وجہ سے حاضِر نہ ہوا تھا۔ **اللہ و رسول** عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم اور صحابۂ کِبار اور اہلِ بیتِ اطہار علیہم الرضوان کی اُلفت و محبت و پیار کے حصول کیلئے تبلیغِ قراٰن

وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے **مدنی ماحول** سے ہر دم وابستہ رہئے، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کیجئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے، نیز دُعاؤں کی قبولیّت اور سنّتوں کی تربیت کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ آیئے! مدنی قافلے کی ایک مہکی مہکی **مدنی بہار** ملاحظہ فرمایئے اور نہ صِرف تنہا بلکہ دُوسرے اسلامی بھائیوں پر بھی **انفرادی کوشش** کر کے اُنہیں بھی **مدنی قافلے** کے لئے تیار کیجئے چُنانچِہ **ایک** عاشقِ رسول کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں پیش کرنے کی کوشِش کرتا ہوں: ہمارا **مَدَنی قافِلہ** ''ناکہ کھارڑی'' (بلوچستان، پاکستان) میں سنّتوں کی تربیّت کے لئے حاضِر ہوا تھا، **مَدَنی قافِلے** کے ایک مسافِر کے سر میں چار چھوٹی چھوٹی گانٹھیں ہوگئی تھیں جن کے سبب اُن کو آدھا سِیسی (یعنی آدھے سر) کا شدید دَرد ہوا کرتا تھا۔ جب درد اُٹھتا تو درد کی طرف والے چہرے کا حصّہ سیاہ پڑ جاتا اور وہ تکلیف کے سبب اِسقدَر تڑپتے کہ

دیکھا نہ جاتا۔ایک رات اِسی طرح وہ درد سے تڑپنے لگے ہم نے گولیاں کِھلا کر اُن کو سُلا دیا۔صبح اُٹھے تو ہشّاش بشّاش تھے۔اُنہوں بتایا کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر کرم ہوگیا، میرے خواب میں **سرکارِ رسالت مآب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مَع چار یار علیہم الرضوان کرم فرمایا۔**سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے میری جانب اشارہ کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''اِس کا درد ختم کردو'' ۔چُنانچہ یارِ غار و یارِ مزار سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا اِس طرح **مَدَنی آپریشن** کیا کہ میرا سَر کھول دیا اور میرے دِماغ میں سے چار کالے دانے نکالے اور فرمایا: ''بیٹا !اب تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔'' واقِعی وہ اسلامی بھائی بالکل تندرُست ہوچکے تھے۔سفر سے واپَسی پر اُنہوں نے دوبارہ ''چیک اَپ'' کروایا۔ڈاکٹر نے حیران ہوکر کہا: بھائی کمال ہے،تمہارے دِماغ کے چاروں دانے غائب ہوچکے ہیں !اِس پر اُس نے رو رو کر **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی بَرَکت اور خواب کا تذکِرہ کیا۔ڈاکٹر بَہُت مُتأَثِّر ہوا۔اُس اَسپتال کے ڈاکٹروں سمیت وہاں موجود 12 اَفراد نے 12 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی نیّتیں لکھوائیں اور بعض ڈاکٹرز نے

اپنے چہرے پر ہاتھوں ہاتھ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مَحبَّت کی نشانی یعنی داڑھی مُبارک سجانے کی نیّت کی۔

آؤ سارے چلیں، قافِلے میں چلو ہے نبی کی نظر، قافِلے والوں پر
لُوٹنے رحمتیں، قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنّت (جلداوّل) ص ٤٥)

مصافَحے کی سنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، آیئے مصافحے کی سُنّتیں اور آداب مُلاحَظہ فرمایئے:

دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! ﴿1﴾ ''جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) پر دُرود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' (شُعَبُ الْاِیْمَان لِلْبَیْهَقِیّ حدیث ٨٩٤٤ ج٦ ص ٤٧١ دارالکتب العلمیة بیروت)

﴿2﴾ ''جب دو مسلمانوں نے ملاقات کی اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا (یعنی مصافحہ

کیا) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمّۂ کرم پر ہے کہ ان کی دعا کو حاضر کر دے (یعنی قبول فرمالے) اور ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں گے کہ ان کی مغفرت ہوجائے گی۔ (مُسنَد اِمام احمد بن حَنبل ج٤ ص٢٨٦ حدیث ١٢٤٥٤ دارالفکر بیروت) ﴿3﴾ جب دو اسلامی بھائی آپس میں ملیں تو پہلے سلام کریں اور پھر دونوں ہاتھ ملائیں کہ بوقت ملاقات مُصافَحہ کرنا سنّتِ صحابہ علیہم الرضوان بلکہ سنّتِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے۔ (مراۃ المناجیح ج٦ ص٣٥٥) ﴿4﴾ فقط انگلیوں کے چُھونے کا نام مُصافَحہ نہیں ہے، سنّت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کیا جائے (رَدُّالمُحتار ج ٩ ص ٦٦٩) ﴿5﴾ مُصافَحہ کرتے وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے (اَیضاً) ﴿6﴾ مسکرا کر گرم جوشی سے مُصافَحہ کیجئے۔ دُرُود شریف پڑھئے اور ہوسکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے:

"یَغفِرُ اللّٰہُ لَنا وَلَکُم" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے)

﴿7﴾ مُصافَحہ کے بعد اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ (تَبیِینُ الحَقائِق ج٧ ص٥٦)

﴿8﴾ والدین کے ہاتھ پاؤں بھی چوم سکتے ہیں۔